شہادت حضرت عباس

دریا سے آرہا ہے علمدار یاعلی کھاتا ہے زخم خنجر و تلوار یاعلی
زخموں سے چور ہوتا ہے دلدار یاعلی آؤ مدد کو حیدر کرار یاعلی

زغہ لعیں کا جسم پہ تیغیں چلاتا ہے
مشک و علم لئے ہوئے جرار آتا ہے

مشکیزہ کو بچاتا ہے جرار کیا کرے اور ہاتھ میں علم ہے علمدار کیا کرے
پڑتے ہیں تن پہ خنجر و تلوار کیا کرے ہوتا ہے جسم تیغوں سے خوں بار کیا کرے

نیزہ سے وار کرتے ہوئے آہ آتے ہیں
کھاتے ہیں زخم مشک سکینہ بچاتے ہیں

بازو پہ ایک وار چلا وا مصیبتا شانہ سے ہائے بازو کٹا وا مصیبتا
پھر دوسرا جو وار چلا وا مصیبتا وہ دوسرا بھی بازو کٹا وا مصیبتا

بے دست ہائے ہائے علمدار ہو گیا
مجروح شاہ دیں کا علمدار ہو گیا

www.marsiya.com

شانے کٹے ہیں خون کے دھارے ابلتے ہیں۔ تھامی ہے مشک دانتوں میں اور تیر چلتے ہیں
بے دست ہو کے کانپتے ہیں اور سنبھلتے ہیں تیروں میں مشک آگئی آنسو مچلتے ہیں

کھاتے ہیں تیر اور لہو میں نہاتے ہیں

جھک جھک کے ہائے مشک سکینہ بچاتے ہیں

مشکیزہ پر جو تیر لگا پانی بہہ گیا اللہ کی رضا یہ علمدار کہہ گیا
سینہ پہ تیر چل گئے تھرا کے رہ گیا زخموں سے اور شانوں سے سب خون بہہ گیا

بہتا ہے پانی قلب سے بھی خون بہتا ہے

ہے جاں فشانی قلب سے بھی خون بہتا ہے

سر پر لگا جو گرز تو تھرا کے گر پڑے۔ آقا سلام لو یہی چلا کے گر پڑے
تلواریں تن پہ چل گیئں تیورا کے گر پڑے۔ مشکیزہ جھک کے سینہ سے لپٹا کے گر پڑے

ہاتھوں سے لے سکے نہ سہارا زمین پر

بے دست گر کے گھوڑے سے تڑپا زمین پر

تھامے کمر کو آئے جو مظلوم کربلا دیکھا زمیں پہ شیر وہ بے دست ہے پڑا
شانوں سے ہائے خاک پہ سب خوں ہے بہہ رہا مشکیزہ ہائے سقہ کے سینہ پہ ہے دھرا

خوں میں بھرے ہیں خاک پہ کروٹ بدلتے ہیں

دھارے لہو کے زخم بدن سے نکلتے ہیں

بولے حسین ہائے میرے بھائی جان ہائے بے دست آپ ہوگئے اے بھائیجان ہائے
تیغ و تبر سے زخمی ہوئے بھائی جان ہائے ڈوبے لہو میں ہائے میرے بھائی جان ہائے

بے دست ہائے اے میرے جرار ہو گئے
شانے کٹا کے جگ کے علمدار ہو گئے
عباس تم تو جعفر طیار ہو گئے

بہتا ہے آہ شانوں سے بھیا تمہارا خوں دریا پہ ہائے بہہ گیا بھیا تمہارا خوں
کونین کو رلائیگا بھیا تمہارا خوں تا حشر یاد آئیگا بھیا تمہارا خوں

شانے کٹا کے جگ کے علمدار ہو گئے
تم محسن حیات خوش اطوار ہو گئے

روتے تھے شاہ اور دلاور تڑپتا تھا جلتی زمیں پہ ضیغم و صفدر تڑپتا تھا
مظلومیت پہ شاہ کی بے پر تڑپتا تھا بھائی کے آگے ہائے برادر تڑپتا تھا

ہے ہے تڑپ تڑپ کے سدھارے جہان سے
رونے کی آرہی تھی صدا آسمان سے

سرور پکارے اے میرے بھیا گذر گئے خوں میں نہا کے ہائے غضب کوچ کر گئے
بیدست ہو کے عالم غربت میں مر گئے بھائی کے آگے ہائے میرے بھائی مر گئے

کیسے سہوں میں دل پہ یہ صدمہ جواب دو
بھیا جواب دو میرے بھیا جواب دو